

REGISTERED NO. A. 783

قیمت فی پرچہ [illegible] مسانہ المطابع پریس لکھنؤ میں باہتمام [illegible] شائع ہوا

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال میں پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) طالبان مدارس کے ساتھ [illegible] رعایت کی جائے گی [illegible] سالانہ قیمت [illegible] ضروری ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ [illegible] وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) خریداروں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے [illegible] نئے مضامین ہوتے ہیں [illegible] آپ کے مذاق کے مضامین [illegible] آپ کے حسب خواہش مضامین [illegible] اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے [illegible] مذاق کے موافق معلوم ہوں [illegible] ایک سال تک پڑھا سکتے ہیں۔ [illegible] نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان [illegible] قیمت [illegible] لازم ہے کہ [illegible] سالانہ خریداروں سے قیمت [illegible] اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں [illegible] دام [illegible] ضرورت ہے۔

(۶) [illegible] صاحب [illegible] منیجر کے نام [illegible] خریداروں [illegible] ملاحظہ فرمائیں [illegible] مقصود نہیں ہے [illegible] نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل [illegible] جاتا ہے [illegible] منظور ہو تو [illegible] حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے [illegible] منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے [illegible] مشتہر کے ذمہ ہوتی ہے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی [illegible] پالیسی کے مطابق ہوں گے وہ شائع ہوں گے [illegible] مجبور نہیں [illegible]

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں [illegible] فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خط و کتابت [illegible] نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ مضامین غیب نمبر ۲۶
(۱۱ جولائی سنہ ۱۹۲۸ء)

بو نصیبن نامہ بنام مرزا عظیم بیگ چغتائی بی اے ایل ایل بی

سیدے لوگوں سے بھی گھٹی ہو گئی بی ہستی
کیا بڑی خوب ہے تمہاری بھی اچھی بی ہستی

مرزا جی۔ تم کوئی بھلے شخص نہیں ہو جو میرے پیچھے پڑے ہو اور تم بے پردگی کے شوقین ہو۔ یہ غضب ہوا ہے جب سے نام کے مسلمان لندن اور یورپ گئے انھوں نے وہاں دھرتی ہی کھائی۔ وہاں کی تتلیاں چڑیوں سے پرکٹ ہونے کا لطف اٹھایا۔ ایک آدھ کسیری مادہ ساتھ لائے ہیں اور یہ تیتری بلکہ [illegible] کے زرد رشتے لگے اس وقت سے انکی ہمت بڑھی۔ جیلے والے زور دار شخص پر کر رہا ہی کسی نے تفسیر کی کتاب میں نہیں کسی نے حدیث میں اپنے مطلب کی کھینچ لگائی اور بکنا شروع کیا کہ خدا غارت کرے ان مولویوں کو جنھوں نے اسلام کا نام خراب کر رکھا ہے۔ دیکھو تو سہی پردے کا حکم نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں انھوں نے عورتوں کو پردے میں بٹھا کے ترقی پرستی کا بل چلا دیا؟

یہ نقاب بیگم ایسے ہی مردودوں میں سے ایک کی بی بی ہیں خدا رکھے میری بات کا برا نہیں انھیں جو میرا جی چاہتا ہے انھیں کہہ لیتی ہوں اور خدا کا بھی کچھ ڈرتی ہوں۔ مرزا جی یہ بازاری گالی ناحق تم نے اپنے اور پہلی تم نے بیکار دیکھ پھر کے دیکھا۔ اے میں تو ۱۱ برس سے برابر پڑھا کرتی ہوں تمھیں آج خبر ہوئی؟ خیر اب تم نے خواہ مخواہ مجھ سے بات چیت شروع کی ہے تو نہ دی ابھی بھی ہو نہیں رہے ہیں خوب جانتی ہوں کہ تمہاری کتاب میں جو کام بھی نہیں کیا لکھا ہوگا۔ ہندی نے چار کرکے تو ہے بڑا ہی کے بڑے ہیں۔ مسلمان ہوں مسلمانوں میں رہتی ہوں مولویوں کی باتیں بھی یاد ہیں اسلام لوگوں کی تقریریں بھی سنتی ہوں کسی بات کی خدا کے صدقے سے کمتی و کمی نہیں۔

مرزا اودھ پنچ سے جو تم نے دل لگی کی ہے اس بیچارہ بزرگ کی شکایت کی ہے۔ انشاء اللہ ان کے ہاتھ میں قلم ہے دماغ میں علم ہے دل میں نور ہے وہ جواب دیجئے۔ ان عورتوں کے بال کتروانے کے بارے میں جو بڑھیا کے سامنے تم نے ابو داؤد ابن عباس کا قول صحیح مسلم سے پیش کیے ہیں انکا جواب نہیں ہوں گی۔

سنو مرزا۔ جو بات نہ آتی ہو اس میں دخل نہ دینا چاہیے۔ تم شاید عربوں کے ملک میں نہیں گئے ورنہ تم نے وہاں کی عورتوں کو نہیں دیکھا۔ ان عورتوں کے لباس وضع قطع چال ڈھال میں رسول کے وقت سے لے کے آج تک کوئی فرق نہیں آیا وہی اوڑھنی جسے خمار کہتے ہیں اور جس کے گھونگھٹ مارنے کا حکم قرآن نے دیا ہے آج بھی وہاں موجود ہے بچہ جننے کی بدولت [illegible] مر جائے یا افلاس کے طفیل نماز میسر نہ ہو تو اسکا ذکر نہیں تمہاری [illegible] نادیاں باہر نکلتے وقت منہ پر ڈال لیتی ہیں یہ بحث تو پردے کے ساتھ ساتھ ہو گئی۔ بال کتروانے کی حدیث پر کچھ کہنا چاہتی ہوں سنئے آج بھی وہاں کی عورتیں خوبصورتی کے پیچھے بالی کے پاس کی دو لٹیں [illegible] اور کانوں کے [illegible] لگے کانوں پر زلف کی صورت میں چپکا لیتی ہیں دیکھا نادر ہے کہ یہ کاکل کا نام شاعروں کی زبان پر چڑھا ہوا ہے شاعر مرحوم کہتے ہیں۔

[illegible] کاکل کا اسلام سے [illegible]
یہ لٹ کان کے سوراخ سے نیچی اور [illegible]

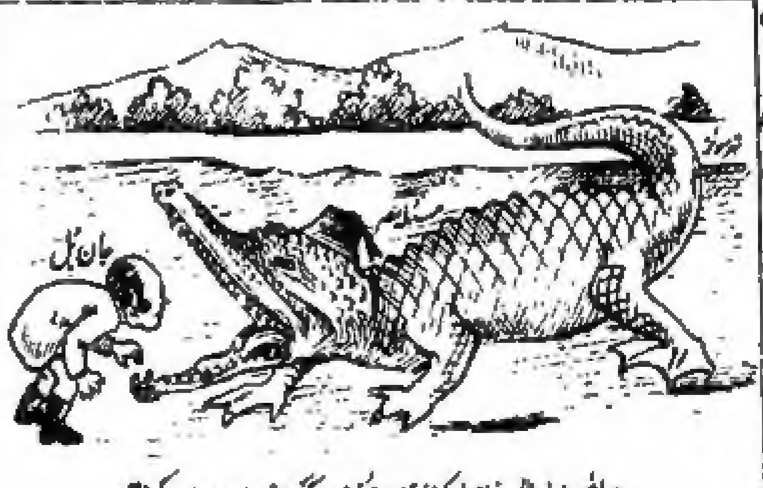
مرزا نصیر شاہ [illegible] ہوا ہے اس کو [illegible] کر چلے گئے کو دستور سمجھ بیٹھے۔ تم اپنے [illegible] تب بھی رسول کے زمانے میں عرب کی عورتوں کا چوٹی کنگھا کر کے بچے رکھنے کا رواج نہ تھا۔ ادھر سے بنا خدا خدا سے [illegible] کے پاس وال ایک لٹ کا [illegible] کے پاس تک لاکے خوشنما اور پلے رکھوانا ایک ہی بات ہے؟ کیوں رسول کی عورتوں پر تہمت رکھتے ہو۔ بھلا رسول اللہ کی عورتیں بال کترواتیں اور امتی عورتوں کے سر پر بال رہ جاتے؟ ایک عورت بھی ایسی کہ گھرانے کا رواج اختیار نہ کرتی سب کی سب ایسی ہو جاتیں؟ اے ہے خدا کی قسم [illegible] زندگی میں [illegible] مولوی صاحب سے پوچھا تھا وہ کہنے لگے ہم نے ایسی کوئی حدیث نہیں دیکھی۔ اول تو وہ حدیث ہے بھی نہیں کیونکہ رسول اللہ کا قول راوی نے نقل نہیں کیا فعل تمہارے ابو سلمہ کا قول ہے اور جب تک تم [illegible] کا حوالہ نہ دو اس وقت تک میں اسے تمہارا قول سمجھتی ہوں گی۔

چغتائی صاحب ذری سنبھلے ہوئے پھسلن ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ [illegible] اور جنھیں خدا نے علم دیا ہے وہ [illegible] جاتا ہے [illegible] تو نبی کی کتاب پر دھبہ آئے جو جلدی سے [illegible] ہوا اور تو پھر حال لکھے۔

دیکھو دو باتیں ہیں ایک تو اسلامی ملک کا رواج ہے۔ رواج کو شریعت سے کوئی لگاؤ نہیں وہ بدلتا رہتا ہے اور بدلتا رہے گا۔ دوسرے رسول اللہ کا حکم ہے وہی عین شریعت ہے اور اسی کسوٹی پر رواج کا سونا کسا جاتا ہے۔ کھوٹا ہوا تو دنیا والے لوگ نام دھرتے ہیں کھرا ہوا تو مقبول ہوتا ہے۔ پردے کے بارے میں رواج کی بحث [illegible] مذہبی [illegible] جو کچھ حدیثوں میں ہے وہ تمہاری غرض کے بالکل خلاف ہے۔ [illegible] اپنے مطلب کے موافق مل جائے یا [illegible] اپنے مطلب کے موافق بنا لیا ہے [illegible] اسپر عمل کریں تو کریں مگر شریعت اسے قبول نہیں کرے گی۔

ابھی صحیح مسلم میں تمہیں ایسی حدیثیں ملیں گی جن سے ظاہر ہوگا کہ رسول اللہ اکیلے میں اپنی بی بی سے باتیں کر رہے تھے کسی کا گزر ادھر سے ہوا [illegible] دیکھ کے جلدی جلدی [illegible] کرنے لگا تو رسول اللہ نے

لڑکی کے شعر ... یہ صرف میری آرزو ہے۔
اس شعر کے پڑھنے سے دو مطلب ظاہر ہوتے ہیں ایک تو
یہ کہ حضرت لوگوں کی وہ گرگی سے اپنا دامن بچانا
چاہتے تھے کہ صاحب وہ تو غیر عورتوں سے سر جوڑے
ہوئے اکیلے میں گھسر پھسر کیا کرتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ
اس میں غیر عورت سے خلا ملا رکھنا مناسب نہیں۔
ہاں اللہ کی باندی کی بھولی بچوں کی ذرا سی بچی ہو وہ
سے یوں بات چیت میں کوئی عیب نہیں۔ چنانچہ
صاحب پھر تمہارا یہ منشا ہے کہ پردہ گھر والوں سے
اور عورتیں سر جھاڑ منہ پھاڑ ان بیگمیاں بنی ہوئی
مردوں کے ساتھ گھر ہی دسپ کھیلیں اور غیر
عورتوں سے کھیلیں کریں عورتیں غیر مردوں کو اپنے
جوبن کی بہار دکھائیں
یہ کچھ کر رہا ہو گا۔
رسول نے اپنی بیٹی
سے پوچھا تھا کہ بیٹی
عورت کی سب سے
بڑی آرزو کیا ہے
بیٹی نے عرض کی
یہی کہ نہ وہ کسی غیر
مرد کو دیکھے نہ کسی غیر
مرد کی نظر اس پر پڑے
بیٹی کا جواب سنتے
ہی رسول نے بیٹی
کو کلیجے سے چپکا لیا اتنا خوش ہوئے۔ رسول اللہ کے
خاندان کی مستورات کا زنانخانے میں رہنا بھی پسند
کرتے تھے کیا زمانے کی ہوا ہے
مرزا تمہارا اس بحث کے چھیڑنے سے مطلب کیا ہے
یہی نا؟ کہ عورتیں گھر سے نکلیں کام کاج کریں ان کی
تندرستی میں فرق نہ آئے مردوں کی آمدنی اور
عقل کی روشنی بڑھ جائیں جوانی کا شگوفہ کھلیں
نیا ضمیر انتظار کریں گھر کی آسائش کا سلیقہ نہیں
آئے نئی دنیا کے کام کی ہو جائیں۔ تجارت کریں
معاملے کریں۔ یہ سب مطلب ہیں؟ اتنا سے بغیر
پورے نہیں ہوتے اور یہی مطلب آم درخت سے



”ابھی زیادہ بھی! اچھا دکھاؤ تو کسی منہ میں کے دانت ہیں۔ ارے یہ تو کچھ فرق
نہیں وہی اگلا سا حال ہے۔“

تنا لیا جاتا ہے اور میرا یہ قول ہے کہ رسول کی سنت
اور اُن کے زمانے سے اگر پردہ اٹھ ہی جائے تو مطلب
پورا نہیں ہو سکتا۔ لے آج ہی سے میں پردہ توڑتا
کہ دیا سلائی دکھائی ہوں پردہ پھاڑ دیں پھر کھڑکی کھلا
گلوں کا علاج میرے پاس کیا ہے کہ گھر والے صاحب
گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں دیتے رو لی کہا
بیٹا وہ سب کچھ دیتے ہیں ہر طرح کا آرام ہے وہ
وقت کیا خاک کٹے اور ... میں سر چھپانا نہیں ہے؟
شکر کی ... ہوئی ... بیٹی اجمل ہیں ... پا
نہیں پڑتا ... ذکر ہیں کلمائیاں ...
بچے ماں سے ... کوئی روک ٹوک نہیں وہ
میرے گھر آتے ہیں میں ان کے گھر جاتی ہوں ...
گرمی کی فصل میں باغ اور جنگل کی سیر کرتی ہوں
پہاڑوں پر پھرتی ہوں۔ پڑھتی ہوں لکھتی ہوں
کوئی سختی نہیں ہے یعنی ایک مرد کو خدا نے یہ حق دیا ہے
کہ جس قسم کی نیکی کرنے کا حکم دیا تھا وہ سب
پورے کرتا ہے وہ صرف ایک حق کا دعویٰ کرتا
ہے کہ بے میری اجازت کے گھر سے قدم نہ نکالو یہی
حق ہے جو اسے نکاح ہو جانے کے بعد خدا نے
اسکے خلاف عمل کرنے سے رسول اللہ کا حق جاتا
رہتا ہے۔ نعوذ باللہ یعنی شوہر کی نافرمانی اسی حق
سے وابستہ ہیں ساس نندوں کی اطاعت
مگر وہ تو نافرمان نہیں شوہر کے پیچھے کھانا نہ

پکاؤں تو نافرمان نہیں پہن کے کھلاؤں تو نافرمان
نہیں۔ بس دو باتوں سے نافرمان ہوتی ہوں ایک
تو گھر والی فرض کی بات ہے۔ دوسری یہی گھر سے باہر
نکلنا۔ وہ بھی زندگی بے گمان۔ محبت کا جزو ہے
بے گمانی۔ غیر مردوں سے خلا ملا رکھنے میں بدگمانی
ضرور بڑھتی جاتی ہے تو نماز ایسی حالت میں گھر
بگڑا یا مرا۔

مرزا۔ جب تک تم تمام مردوں کو پورا پورا اپ
کی طرح بے غیرت اور بے حیا نہ بنا لو اس وقت تک
تمہارے کہنے پر چلنے والی اپنے ضمیر کو
روئیں گی۔ تم نے یہ ذکر اس لیے چھیڑا ہے کہ ہم
گھر میں ہو اپنا جیسے اے باپ جس طرح کے وطن
میں ایمان نہ ہوگا
نہ غیرت نہ شرم
نہ ... ہو
عورتیں گھر سے باہر
نکل کر کچھ نہیں سکتیں
خصوصاً جبکہ ان کی
روزی اللہ نے مرد
کے سر ... دی ہے۔
اور انہیں گھر سے
نکلنے کی ضرورت نہیں
مرزا صاحب بعض
لوگوں کی عادت
ہوتی ہے کہ بغیر فتنہ اور فساد کے ان کا کھانا ہضم
نہیں ہوتا چپکے بیٹھے بیٹھے جی گھبرا جاتا ہے ... شرع
کرکے تو تو میں میں کا تماشا دیکھنا چاہتے ہیں اگلے ہی
ہے وہ مرزا بیدل کے اس شعر پر عمل کرتے ہیں ؎

بس دل شکستہ ام ز تو سود خادی
یارب کہ عافیت ... کس ...

جس ملک میں نہ ہندو اپنے مذہب کے پابند ہوں
نہ مسلمان اپنی طرح کے تعلیم ہو۔ اخلاق ہو تہذیب
نہ اقبال ہو غیرت ہو۔ گل کرچہ میں ... کام ...
ہوتی ہو ایک دوسرے کی ضد ... ہو کوئی
تبلیغ کے بہانے پرائی عورتوں کو لے جاتے

کوئی خدمت کی آدمی بگڑی عورتوں کو بہکا لے جانے والوں کے محافظ بھی رہ چکیں۔ بہت چست ہے۔ ایک بھولی بھالی دہقان عورت اور سبز باغ دکھا کے بھگانے والوں کو آگ بگولا [illegible] نے میں عیب نہ ہو۔ وہاں اس قسم کے خیالوں کا پھیلانا بڑا اور بہت برا ہے۔ ایک گوشے میں لڑکیاں کاٹنے کے رو کھی سوکھی سے پیٹ بھرنے والی بہو بے وارث غریب جوان جہان عورت مردوں سے چھوا چھوت بچاؤ [illegible] سے نہیں کر سکتی کیسی تجارت کیسی تمہاری ترقی کیسا مال نال اور آبرو ہے تو جان ہے۔ پیٹ بھرے وہ سونا جیسے سے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر [illegible]

بعدالت جناب سب جج صاحب بہادر [illegible]

[illegible] ... مدعی

بنام

[illegible]

اطلاع

[illegible]

مہر عدالت

[illegible]

لڑتیں کاٹیں۔ گھر سے قدم نکال کے چھڑا اوپر میں بیٹھنا اور چلمنوں کے پیچھے بیٹھیں کے اپنے تئیں رسوا کرنا کون عورت گوارا کرے گی۔ خدا کی عنایت ہے کہ ہزاروں میں ایک [illegible] اخلاق اور ایمان میں مردوں سے بڑھی ہوئی ہیں مرد اگر سو میں پچاس آوارہ ہیں تو عورتیں ہزار میں تین۔ پہلے مردوں کے اخلاق درست کر لو تب اجازت دینا کہ گھر سے باہر نکلو۔

مردوں کا [illegible] پن دیکھنا چاہو تو ہر گھر میں دیکھ سکتے ہو۔ بیسیوں لوگ اپنی جورو کے ہاتھ تنگ ہوتے ہیں گھر میں آنے اور لگے نوکرانیاں رکھنے۔ ہائیں ہم تم جہاں [illegible] ہو [illegible] یہ کیوں کیا۔ وہ کیوں کیا۔ ہنسی کیوں ہنسنے میں بات کیوں نکلے۔ آواز کیوں نکلی کچھ اپنی بی بی کے یار ہوتے ہیں وہ بی بی سے لونڈیوں کے رخصت [illegible] میں ہر وقت بی بی [illegible] چاہتے ہیں فرق نہ ہو۔ [illegible] عاشق بن جائے۔ یہ وفادار نہیں وہ بے وفائی کا اندازہ [illegible] [illegible]

نمونہ قابل فروخت

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۵)

[illegible]

مدعی

بنام

[illegible] مدعا علیہم

[illegible]

مہر عدالت

نہ ہر کمائیں وہ نخرے اٹھائے۔ بال بچوں کی [illegible] انھیں کے آگے [illegible] ہے اور جو یہ ذکر [illegible] ہو بہ مزہ ہے [illegible] ناقدری بے تعلیم سے خالی ہے۔ بعض آدمی بی بی کے ایسا بیان ہوتے ہیں ہر وقت اپنے تئیں بیبے رہتے ہیں [illegible] سے جانے نہیں دیتے۔ بی بی اگر کبھی [illegible] تو [illegible] چھوڑ جائیں کہ بڑی جنگ ہوئی [illegible] ہوا کے جھکے میں [illegible] سب قصور ہے سزا [illegible] ایک [illegible] ان کے سامنے بھی جورو [illegible] آنچل سینے سے سرک جائے تو [illegible] ہو گئی۔ کیا مجال جو آپ کی جگہ تم منہ سے نکلے ادب قاعدہ کے خلاف ہے۔

بعض حال کے تعلیم یافتہ شخص [illegible] اب بہت بڑھ گئی ہے جورو کو رزق کا [illegible] گھر دست غیب کا کل سمجھتے ہیں۔ انھیں [illegible] سمجھنا چاہیے۔ یہ اپنے گریجویٹ ہونے کا [illegible] [illegible] بی اے ہیں ایم اے ہیں آج نہیں تو کل [illegible] کر جائینگے۔ [illegible] گئے۔ [illegible] حقوق نان نفقہ بیماری دکھی [illegible] خبر گیری [illegible] [illegible] کے ساتھ سسرال کی [illegible] زیادہ ناگوار نہیں ہوتا غضب یہ ہے کہ جورو کو [illegible] کر کے دھکیاں دے کے [illegible] ماں باپ کی [illegible] کرتے ہیں کہ وہ بیچارے [illegible] کے اور [illegible] اولاد کے حق [illegible] کی حرص پوری کر کے یہ وہ فریب [illegible] کرتے ہیں۔ اکثر لڑکی والے اپنی ظاہری [illegible] اور خاندانی عزت کا بھرم باقی رکھتے ہیں [illegible] نام بڑا ہوتا ہے [illegible] [illegible]

پنڈتوں اور منتی جلدیں رکھ کے نکالی ہیں اور خدا نے
اس بڑھاپے میں ایسا چپنا لگا ہے کہ نکھا جو کر اور
بھی قسمیں مثال کے طور پر سکتی ہوں پر کرتوت سب
نئی تعلیم یافتہ بیوہ کے ہیں ہمارے بابوں کا کیا
ذکر ان کی حالت بہا اس حرض کی سی ہے۔

غرض ہو گا ابھی مردوں کی اصلاح کا مرحلہ طے
نہیں ہوا ہو مرزا صاحب تم نے عورتوں پر مہربانی
شروع کی۔ مرزا پہلے اپنے بھائی بندوں کے چلن
درست کرو تو پردے پر ہاتھ ڈالو۔ خبیث اور غریب
جاہلوں سے الگ اپنے ہیں بچائیں بیٹھے لگے
جاہلوں سے الگ نقصان اٹھائیں گھر سے باہر قدم
نکالنے پر ان کو سمجھ کر دھول ٹوپی ٹوپی۔" نہیں
ہوتی۔ پردہ رہ جاتا ہے۔ ایسی کی زبان کھسوٹی ست
نکی جاتی ہیں۔ بھوپال کی بیگم یا کابل کی ملکہ کا
والی ہیں حاکم ہیں انھوں نے پردے کو سلام کیا تو
انکی نبھ جائے گی۔ ہم لوگوں کی یوں نبھ نہیں سکتی
پردے سے باہر نکالتے ہی جیسی خدا کی برکت
جو حقوق ملے ہیں وہ سب چھن جائیں گے۔ ہماری بہت
ساری کے خلاف لفنگوں کو بہت آسانی کے ساتھ
شہرت ملیں گے فوری قانون میں بہت سے پھیر بدل
کی ضرورت ہوگی۔

میں یہ نہیں کہتی کہ پردے کے بارے میں جو
کچھ فوری خیال تمھارے دل میں ہے اسے نکال ڈالو
مگر بشرطیکہ اس پر غور کرو کہ تمھاری یہ کوشش ایسی
حالتوں میں بگاڑ کریں گے اور یہ کیا ہم غریبوں کے
حال کے مناسب ہے؟

یہ ملک ترکی نہیں ہے جہاں ایک دم سے سنیا
بدل گئی۔ یہ کابل ہے جہاں کی عورتیں کتنا چاہیں
ترک سکتی ہیں کہ ہم پڑھے بڑے مردوں کا کچی پڑھا جائیگے
نہ مصر ہے جہاں ابھی اعلیٰ تعلیم پھیل گئی ہے نہ عراق ہے
جہاں اب سے دس بارہ برس پہلے ایک عورت حرم
میں جانے کے وقت نمازیوں کی جماعت کو یاد شاہ
کہہ کے سر سجدے سے نہ اٹھانے پر مجبور کر دیتی تھی
قاری بیچارے سجدے میں پڑے رہتے تھے اور یہ
نکھتی جاتی تھی [illegible] انگلیاں کھینچتی
دشتے میں چلی جاتی تھی کیا مجال ہو کوئی ہوں سے
گزر کرے۔ یہ ہے ہندوستان برسوں میں کہیں
اس قابل ہوگا کہ اس راہ پہ اس جیسے ساتھ چلے
جس پر تم اسے چلانا چاہتے ہو۔ نقاب اور برقع ابھی
نہ اٹھاؤ فوری حیثیت سے پردہ بند کرنے کا
نتیجہ بہت خراب ہوگا۔

ہے ابھی تک آبرو جب تک ہے پانی آبرو
ڈھل گیا پانی جہاں آنکھوں کا پھر کیا رہ گیا

چاند کا منہ چڑھانے کی کوشش

اودھ ولی کے صاحب مزموم استقلال سوراج کی
بات پر اڑ گئے قدم بڑھ گئے حکومت کے اختیار میں
عدم تعاون کا اعلان [illegible] پیٹ کے ساتھ کھیلی تھا
[illegible] قانون [illegible] میں سردیے والوں نے [illegible] لیا
[illegible] پہلے ہی دل سے نکال دیا ہے۔ بقول [illegible]
[illegible] آزادی کیوں ہے جن کی پاؤں ہی [illegible] رکھ گئی
ایک زندگی تھی اسے ابی [illegible] بیچاری سے
اور کچھ نہ بنا تو [illegible] بجے اندھیری رات کو ایک
کوٹھری میں جا کھڑی ہوئی اور لگی گھورنے۔

علی ہذا القیاس ایک چودھری کو کلا آپ جانیے
چودھری اور بھینس کی [illegible] ہاتھ مارے کا جیب
چودھری کی گات چاندنی میں نکلی تو جلایا اور ہوٹ
نکالا کے چاند کا منہ چڑھانے لگا۔ اسی وجہ سے
یہاں آنی ڈپٹی کلکٹر صاحب سرحد گئی ہے۔

ماتمی جنتری
باتصویر

[illegible] ماتمی جنتری [illegible] جس میں حضرت
علماء کرام [illegible] حضرات علماء
کرام [illegible] مضامین [illegible] کے متعلق [illegible]
ہیں تمام ضروری احوال تمام ہندوستان کی شیعہ انجمنوں
کی مفصل فہرست موجود ہے [illegible] کی مجالس کا
اعلان۔ سائز ۲۲×۲۹ / ۸ [illegible] سفید [illegible]
[illegible] صفحہ۔ [illegible] طلب فرمایئے۔

سید [illegible] ماتمی جنتری حاصل کرنے کا پتہ [illegible] لکھنؤ

نا تی خود ذمت سے ہاتھ اٹھائے بیٹھے ہیں۔ جب
وہ ابھی ڈیوٹی پر ہیں تو آپ [illegible] اندھیرے
میں گھر رہا۔ چاند کا منہ چڑھایا کر دیکھیں وہ بظاہر
گورنمنٹ کے ساتھ نا مناسب اور بیہودہ
رویہ اختیار کرنے کی پاداش میں کیوں نہ برخاست
کیے جاؤ اگر مقررہ وقت پر نہ آئے تو تمھارے
خلاف کارروائی کی جائے گی۔ [illegible]

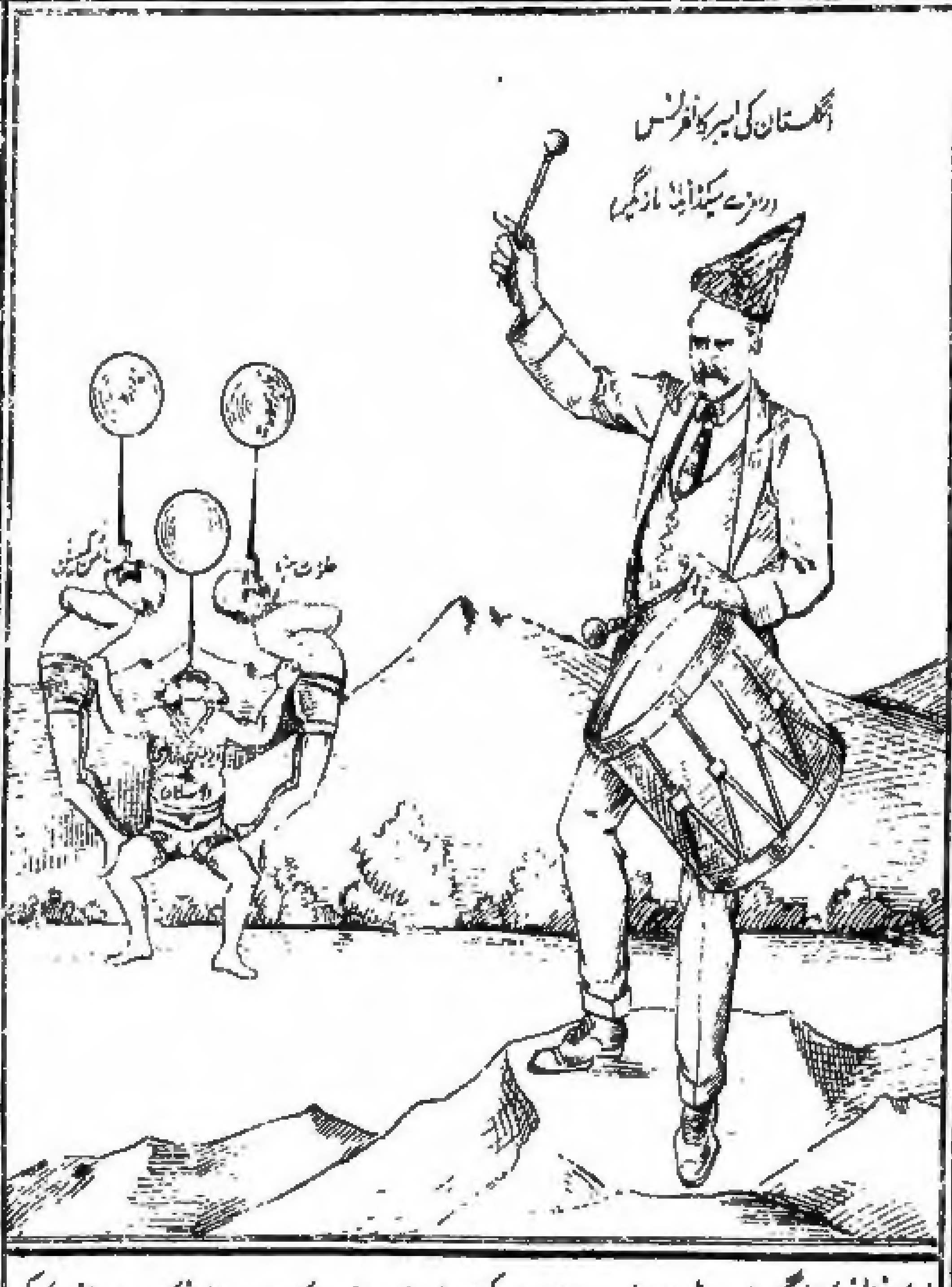
راقم

ای۔ ای۔ ای۔ ای

علیگڑھ پنچ

بار ہا عرض کیا گیا کہ ظرافت کے اصلی معنی زیرک ہونا اور
خوبصورت کے ہیں۔ ہنسی دل لگی کے معنوں میں ظرافت
ایک اصطلاح ہے [illegible] اصطلاح خدا جانے کب
اور کس کمیٹی میں آئی لیکن لغوی اور اصطلاحی
معانی اس طرح ایک جگہ جمع ہو سکتے ہیں کہ ہنسی دل لگی
اور مزاح میں [illegible] اپنی جھلک دکھلاتی رہے [illegible]
[illegible] ناک بھوں چڑھائیں۔ اہل عقل
کی ہنسی سے خفا ہو جائے۔ [illegible] خواہ مخواہ
ہیں۔ اس بڑے کا منہ کھلا [illegible] ہی لوگ سمجھے
ہیں کہ ہنسانا مشکل ہے ہم کہتے ہیں ہنسنا مشکل ہے
کوئی [illegible] باتیں کر کے گالیاں بکے۔ مسکرا کے
کہ [illegible] منہ چڑھائے چہرے کا رنگ [illegible] دیکھنے
والے ہنسنے لگیں گے مگر ایسے ہنسانے کا فائدہ کیا
ہوگا؟ کچھ نہیں۔ ممکن ہے کہ [illegible] سے
اس کا فائدہ ہو [illegible] احمق
نے [illegible] کا خریدار ہو جائے۔

یہ فعل خود اس بات کی دلیل ہے کہ حماقت کی
بات پر بے اختیار ہنسی آ جاتی ہے پس جو کوئی
ہنسانا چاہتا ہے تھوڑی دیر کے لیے احمق بن جاتا ہے
دیکھ جب ہنستا ہے تو عقلا اسکی ہنسی کی تقلید
کرتے ہیں اور [illegible] کے واسطے [illegible] ہنسی [illegible] کا
سمجھا جاتا ہے۔ یہی ہنسی [illegible] دانائی سے محبت
اور حماقت سے نفرت پیدا کرتی ہے [illegible] کے



لیبر کانفرنس کا بازیگر:- ڈھوں ڈھوں ڈھوں!! ڈھوں!!! بڑے بڑے کھیل۔ بڑے بڑے تماشے۔ ہاں کھلاڑیوں سے خوش کرو ہندوستانیوں کو دیکھو صاحب۔ جادو کے کھیل (ڈھوں ڈھوں) ڈھوں!!! تین گرے ہیں۔ تین بیٹے کے اندر (ڈھوں ڈھوں) یہ تینوں پھینکے آسمان میں سے دھواں نکلے گا جس کی آنکھوں میں (ڈھوں ڈھوں) یہ دھواں لگے گا بس وہ (ڈھوں ڈھوں) نوآبادیوں کی طرح کامن ویلتھ میں ہمارا برابر کا شریک ہوگا۔ ڈھوں ڈھوں! اے عقل کی آنکھیں بند کر کے حرص کی آنکھیں کھولو تو سہی۔ ڈھوں ڈھوں ڈھوں

ظرافتوں میں ظرافت سے زیادہ کوئی اور حربہ مفید موثر اور دلچسپ نہیں ہے۔ مگر یہ بات مشکل سے تھی کہ مخاطب کے نیچے میں گرے کہ دور جن ظرافت ضرور ہے جو ہر قسم کی اصلی خوبی کے ساتھ حاضر جوابی اور جودت کے جوہر دکھاتے۔ ہنستے اور دُنیا کو ہنسی ہنسی میں حماقت سے متوجہ کراتے۔ بد مذاقی دور ہوتی جوہر شناسی کی پسند اور بڑھتی۔ تکلفات رسمی (اقوہ) کے لوگوں سے کہنا کہ ہمیں ظرافت کم۔ نہ کرے تھا اچھا چاہیے جس بلاغت اور ظرافت میں امتیاز ہوتا۔

بفضل علیگڑھ سے ایک نئے ظرافت نے قدم باہر نکالا ہے چار صفحہ کا پرچہ ہے ۱۸ × ۲۲ تقطیع ہے مہینے میں دو مرتبہ شائع ہوگا۔ سالانہ ڈیڑھ روپیہ قیمت ہے جمال صابری صاحب اسکے ایڈیٹر ہیں۔ چنانچہ ہم نے دیکھا اس بات کی خوشی ہوئی کہ یو پی میں ایک رفیق ہمارا پیدا ہوگیا مگر دعا ہے کہ اسے خوش مذاق ناظرین مل جائیں۔ ایڈیٹر صاحب نے ہمیں ریویو کرنے کی اجازت تو دی ہے لیکن دو ایک نمبروں کے بعد ہم کوئی مشورہ دینگے۔ یوں اُن کی دوسری ذرا فرض کہ اشتہار شائع کر دو ہم کو کیا وزن دہ دلان یوپی کا ایک چند ضرور ثبوت ہے

علیگڑھ پنچ

پنجاب نمک بھی تمام ظریفوں کا باوا آدم۔ سچائی اور آزادی کا دہان دراز منادی۔ پاجی بدکار اور ریاکاروں کے لیے ننگی تلوار۔ رئیسوں کا جلیس۔ غریبوں کا مصاحب۔ تنہائی میں ہنسانے والا اور دلوں کو گدگدانے والا۔ ظرافت و تمسخر کے پردہ میں ایک شفیق مصلح کا رکن بن کی گدگدی کر خبریں اور لطائف کا سارا جو ہمارا کہ پہلا نمبر شائع ہوچکا ہے تمام ملک میں معلوم ہوتا ہے آپ بھی فوراً خریدار ہو جائیے قیمت سالانہ کچھ نہیں صرف محصول نمونہ مفت منظم نہیں ہوسکتا اور کے ٹکٹ بھیجیے اور حقیقی مسرت حاصل کر لیجیے۔

منیجر علیگڑھ پنچ مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

ملکی اخبار

بہر حال مشکل۔

زندہ دلان ایران میں حکایت مشہور ہے کہ کسی مطرب استاد کے پاس ایک پیر بزرگوار اپنے صاحبزادے کو اس لیے لائے کہ وہ گانے بجانے اپنے خرکنے کا فن سیکھے۔ لڑکا تھا شرمیلا جھینپ اور اس فن کو جب سے باپ مارے کا بڑا سبب چلے تو استاد نے لڑکے کی زبانی لطائف کی کہ زور دو چیزیں پاؤ کہ وہ نہ ہو اور ہم کہ نقد یادگیری اور روزگار غوث یا نکبت افلاس ہے یہ ہی ہمگر لطائف کا مگر نہوئی آخر ستوتے صاحبزادے کے والد سے کہ کہ انہیں چند روز خوشنوں کی صحبت میں رکھو آنکھوں کا پانی ڈھل جائے گا بے شرمی اور حیا کی اپنا رنگ جائے گی۔ والد بزرگوار نے مجبوراً صاحبزادے کو روضہ خوانوں کے سپرد کیا چند مہینہ میں صاحبزادے اچھے خاصے منہ پھٹ زبان دراز دیدہ دلیر ڈھیٹ ہوگئے کیسی شرم کہاں کی حیا۔ کسی بات میں جھینپ نہیں گرد پا چونکا جل گیا اب جو مطرب کے پاس تشریف لانے تو گئے ہاتھ انگلیوں پر نچانے قریب مطرب نے انکے پدر بزرگوار سے کہا کہ صاحبزادہ تو بے حیائی میں طاق ہوگیا ہے اتنی بے حیائی ضرورت سے زیادہ ہے اب یہ تحقیق اور مطرب نہیں بن سکتا اسے کسی درگاہ کا مجاور بنا دو ہمارے شہر میں بھی ایک قومی ادارہ اسی قسم کا ہے پہلے بیچارہ شرمیلا جھینپو رہتا اور کہا تھا مشورہ دو استاد مطرب مارتہ روضہ خوانوں کے سپرد ہوا تھا مگر صحبت میں ہوگیا طرار اب استاد مطرب اس حدوں سے گزر ہوا کہتا ہے لہذا کوئی شک نہیں کہ اس غریب کی قسمت میں درگاہ کی مجاورت لکھی ہوئی ہے۔

گل نہیں صرف قند۔ (ایک مشورہ)

مسلمانوں کے یہاں شادی بیاہ میں جو اوسطاً قند کے کوزے لٹتے ہیں اس سے کیا ہوتا ہے بجائی خوب زبان تھوڑی دیر کے واسطے میٹھی ہوجاتی ہے سارا حلقہ دولھا کی قسمت کا ہے بڑا کی بیچارے

عالم خیال میں عروس کی کہ کی قسمت پر کھینچے اور سامنے بیٹھے رہتے ہیں یہ بڑی گھڑی ہے شادی بیاہ کی تو یہ رسم پسند آئی کہ دولھن جہالت مثل نے پڑیوں کی شکل میں پڑے کی خوشبو نکلا کے اور سیاسم ہوں۔ شکر پارہ تقسیم کرے ہمارے کوئی ایسی نعمت نہیں ہیں۔ ہندوستان میں شادی بیاہ کے موقع پر اب بھی سمدھن کو گالیاں دی جاتی ہیں بقول مرزا

تند آمیختہ با گل نہ علاج دل ماست

بوسہ چند بیامیز بہ دشنامے چند

کوادی کوادی گالیوں کے گل اور میٹھی میٹھی چیزوں کی ڈلیاں مل کے دو اٹھ گلقند تیار ہو کہ آخر او بیٹے والے بھی تو مہذب تعلیم یافتہ ہیں تہذیب تمنا یورپ کا حصہ ہے ہندوستانی تعلیم یافتہ جماعت اپنے اصلاح نفس کے لیے جیسے یورپ کے رسم و رواج کی طرف رجوع کرتی ہے۔ یاد رہے وہ زمانہ گلے کو لات پنچ کیت اٹھے گا گئے افسوس اصلاح معاشرت کی ذمت نہیں یہ کار ثواب بھی لکھ لو کیا معنی کر تہذیب مہذب بننے کا ارادہ تو نہیں رکھتے۔ آخر آجکل کے تہذیب کی یورپین ڈھائی چہرا چاہتے ہو۔ تہذیب کی ایک چھانک جاری خاطر سے ہیں۔ کچھ تو خوشامد والے ہماتوں کے آنسو پونچھیں۔

دھرے گئے دل خانہ خراب کے جلے

ایک شامت زدہ گروہ کا گروہ بیلوں میں قتل خوزہ ریلوے ہمارا ورڈ اجیان نے اپنے معلومات کی بنیاد پر کچھ ایسے مضامین شائع کیے جنسے واضح ہوتا ہے کہ صد سہ رسیدہ اور ہلاک شدہ آدمیوں کی تعداد بے شمار ہے مگر کھا ہر کی گئی اسپر فوراً یہ کہ وہ سکتے تھے انھیں ریلوے حکام نے زبردستی زندگی کے بارے سبکدوش کر دیا ہے اس مرض کو بھی کہ دم گھٹ مانعات کیا ایسے درد انگیز پیرایہ میں لکھے گئے ہیں کہ سننے والے کے تن بدن میں سنسنی ہونے لگے۔ وہ یہاں سے لندن تک ایک شور محشر برپا ہوگیا۔ سب وزیر ہند اور سٹر کلاس کمیٹی کی طرف سے ایک دوسرے تکملہ انسپکٹر ریلوے میں نادر رپورٹنگ کمیٹی بیٹھ گئی ہے

اور خفیہ پولیس نے بھی تفتیش کی ذمہ داری اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ اصلیت کا حال تو قابل اعتبار گواہوں کے بیان سے کھلے گا مگر دوست پوچھ رکھ کے پوچھتے ہیں کہ آخر خفیہ پولیس کیا کرے گی۔ انصاف ؟ واہ! وہ تو اپنی رپورٹ چپکے سے حکام کے پاس بھیج دے گی۔ پولیس کے نزدیک الزام صحیح ہوا تو ملزم [illegible] انتشار کرے گی [illegible] کا فائدہ اٹھائیں وہ [illegible] صاحب کی پتلون کی جیب میں [illegible] اخبار [illegible] کا فرض [illegible] کی شکایتوں کا اعلان ہے بیانوں کی زندگی [illegible] مار پڑے گا۔ یہ سچ ہے پولیس کی [illegible] اور تنخواہ کے حلال ثابت کرنے کا۔ ذرا دنیا بھی دیکھ رہا ہے [illegible] وہاں کے [illegible] سے زیادہ بھی زیادہ نہیں۔ انھوں نے عالم ارواح میں [illegible] ٹکڑوں کی [illegible] حقیقت اور حقیقت کا سراغ لگایا [illegible] کا کہیں نشان نہیں ہے وہ تو خدا جانے کہاں خاموش [illegible] ہی ہوں گی۔

خفیہ پولیس کے سرکاری فرائض اور [illegible] نہیں ہیں اور اگر ہیں تو عملی [illegible] پولیس [illegible] اور اس [illegible] کیا فرق ہے جس نے [illegible] صاحب خانہ کے ساتھ ہی غل مچانا شروع کیا [illegible] "چور ہے چور دوڑو دوڑو" [illegible] صاحب خانہ کا عزیز [illegible] صاحب موقع پاکے [illegible] صاحب خانہ کے منہ سے [illegible] بھی [illegible] ہے"

[illegible] صاحب کے اس قول سے [illegible] واقعات [illegible] نہیں [illegible] مگر یقین ہے کہ [illegible] ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ خفیہ پولیس کی رپورٹ مکمل ہو گئی "چور ہے چور ہے دوڑو دوڑو"

[illegible] اب تو [illegible] گئے پھر [illegible] استقلال [illegible] پاؤں مضبوط کر رہا ہے تم تو اپنے نزدیک [illegible] مستقل رہنا چاہیے۔

[illegible] اور پولیس کی تعداد [illegible] خطرناک [illegible] مسجد [illegible] باغ مدراس اور بمبئی کے ہڑتالوں کے واقعات میں بھی لوگوں کو یہی شکایت تھی۔

[illegible] کے نتائج کا انتظار ہے۔ مگر [illegible]

شیخ سے سیر ہوئے پیر سے دلگیر ہوئے
آرزو کچھ نہ ہوئے ماتم شبیر ہوئے

[illegible] کا مشہور شعر ہے [illegible] کا مصداق [illegible] لکھنؤ میں [illegible] جیسے عرف عام میں شیعہ کالج کہتے ہیں [illegible] ایک درسگاہ کی [illegible] [illegible] کی گودیں [illegible] بیٹھ گئے [illegible]

[illegible] مگر [illegible] کالج کھلا اور [illegible] کے [illegible] تعلیم کا نتیجہ دیکھیے تو [illegible] [illegible] وہی [illegible] بدل [illegible] [illegible] لعنت [illegible] [illegible] بھی [illegible] [illegible] خیر شیخ سے سیر پیر سے دلگیر [illegible] [illegible] اب دل کی [illegible] میں ایک صاحب فرماتے ہیں [illegible] خلاصہ حال [illegible] تعلیم مفید نہیں [illegible] کا قول [illegible] مقصود نہیں بلکہ حرام [illegible] ملت کی [illegible] موجود ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اس کالج میں [illegible] علوم [illegible] اور انگریزی [illegible] بضرورت زبان کی صورت میں [illegible] کو ترقی دے کر [illegible] بنا دیا جائے"

یعنی [illegible] صاحب کیا تجویز [illegible] کی جڑ سے [illegible] کر دل [illegible]

ناکام ہو [illegible] کہ [illegible] کو حکومت وقت سے کوئی [illegible] امداد نہیں مل سکتی۔ [illegible] سلطانیہ [illegible] خود کفیل ہے [illegible] ضروری [illegible] ہے لیکن کیوں نہ علوم مغربیہ کی [illegible] کر [illegible] کے سپرد کیا جائے۔ [illegible] [illegible] سیاست تجارت صنعت حرفت قانون [illegible] [illegible] تعلیم کی جان ہے [illegible]

واقف [illegible]

نوٹ

[illegible] صاحب [illegible] [illegible] اور عورتوں کا [illegible] [illegible] نہیں کر سکتا [illegible] [illegible] [illegible] نقصان نہیں۔ بال [illegible] [illegible] حضرت امام [illegible] [illegible] کے سلسلے میں [illegible] کتا ہے [illegible] [illegible] بال نہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] زمانے [illegible] [illegible] صاحب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔

غذائے روحانی

معارف النغمات

لیجئے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ دریا مین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی کاگئی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگون کی دُھرپد اور ہوریان اس کتاب مین انکے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہین تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب مین لکھ دیے گئے ہین اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی باجہ یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ نازش بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا ماحصل اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادون کا سرمایہ ناز اسمین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ حصہ اول کی لاگت فی جلد۔ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر: منیجر اردو سٹیج لکھنؤ